مروجہ قوالی کروانے کا شرعی حکم

مجیب: مولانا محمد سجاد عطاری مدنی

فتوی نمبر:WAT-2509

تاریخ اجراء: 17 شعبان المعظم1445 ھ/28فروری2024ء

دارالافتاء اہلسنت

(دعوت اسلامی)

سوال

قوالی جو آج کل عام طور پر کی جارہی ہے، یہ اپنے گھر میں کرواسکتے ہیں یا نہیں؟

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَلۡجَوَابُ بِعَوۡنِ الۡمَلِکِ الۡوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَةَ الۡحَقِّ وَ الصَّوَابِ

مروجہ قوالی جو مزامیر (آلاتِ موسیقی) کے ساتھ ہوتی ہے، اس کا پڑھنا سننا، ناجائز و حرام ہے۔ لہذا ایسی قوالی کو گھروں اور مزارات وغیرہ سے مکمل طور پر ختم کرنا واجب ہے۔ تو ایسی قوالی کا گھر یا باہر کہیں بھی اہتمام کرنا، جائز نہیں۔

چنانچہ صحیح بخاری شریف میں ہے:"وعن ابی عامر أو ابی مالک الأشعری قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول: لیکونن من أمتی أقوام یستحلون الخز والحریر والخمر والمعازف۔"یعنی: حضرت ابو عامر سے یا ابو مالک اشعری سے روایت ہے فرماتے ہیں: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ میری امت میں وہ قومیں ہوں گی جو موٹے پتلے ریشم اور شراب، باجوں کو حلال سمجھ لیں گی۔(صحیح بخاری، کتاب الأشربة، حدیث:5590، صفحه1024، مکتبہ العصریہ، بیروت)

اس حدیث پاک کے تحت مفتی احمد یار خان نعیمی رحمہ اللہ مرآۃ المناجیح میں فرماتے ہیں:"یعنی میری امت میں ایسے لوگ پیدا ہوں گے جو ان محرمات کو حلال ہی جان لیں گے، یا حلال کی طرح بے دھڑک استعمال کریں گے، یا ان چیزوں کی حلت کے لیے تاویلیں کریں گے مثلاً کہیں گے کہ ریشم اگر جسم سے متصل ہو تو حرام ہے ورنہ نہیں، ہم نے کرتا سوتی پہنا ہے اوپر سے اچکن ریشمی ہے، یا کہیں گے کہ باجے وغیرہ قوالی میں حلال ہیں مجازی عشق کے لیے باجے حرام ہیں ہم تو اللہ رسول کے عشق کے لیے سنتے ہیں وغیرہ۔"(مرآۃ المناجیح، جلد07، صفحه 123، قادری پبلشرز، لاہور)

فتاوی رضویہ شریف میں سیدی اعلیٰ حضرت رحمہ اللہ سے سوال ہوا: کہ قوالی سننا کن اشخاص کو جائز ہے؟ آپ رحمہ اللہ نے جواب ارشاد فرمایا: قوالی مع مزامیر سننا کسی شخص کو جائز نہیں۔(فتاوی رضویہ، جلد24، صفحہ510، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

بہارِ شریعت میں ہے: ”متصوفہ زمانہ (بناوٹی صوفی) کہ مزامیر کے ساتھ قوالی سنتے ہیں اور کبھی اوچھلتے کودتے اور ناچنے لگتے ہیں اس قسم کا گانا بجانا، ناجائز ہے، ایسی محفل میں جانا اور وہاں بیٹھنا ناجائز ہے، مشائخ سے اس قسم کے گانے کا کوئی ثبوت نہیں۔ جو چیز مشائخ سے ثابت ہے وہ فقط یہ ہے کہ اگر کبھی کسی نے ان کے سامنے کوئی ایسا شعر پڑھ دیا جو ان کے حال و کیف کے موافق ہے تو ان پر کیفیت ورقت طاری ہوگئی اور بے خود ہوکر کھڑے ہوگئے اور اس حال وارفتگی میں ان سے حرکات غیر اختیاریہ صادر ہوئے، اس میں کوئی حرج نہیں۔ مشائخ و بزرگانِ دین کے احوال اور ان متصوفہ کے حال و قال میں زمین آسمان کا فرق ہے، یہاں مزامیر کے ساتھ محفلیں منعقد کی جاتی ہیں، جن میں فساق و فجار کا اجتماع ہوتا ہے، نااہلوں کا مجمع ہوتا ہے، گانے والوں میں اکثر بے شرع ہوتے ہیں، تالیاں بجاتے اور مزامیر کے ساتھ گاتے ہیں اور خوب اچھلتے کودتے ناچتے تھرکتے ہیں اور اس کا نام حال رکھتے ہیں ان حرکات کو صوفیہ کرام کے احوال سے کیا نسبت، یہاں سب چیزیں اختیاری ہیں وہاں بے اختیاری تھیں۔“(بہار شریعت، جلد03، حصہ 16، ص511، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

اسی طرح فتاوی بحر العلوم میں مفتی عبد المنان اعظمی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: مروجہ قوالی جو مزامیر کے ساتھ ہوتی ہے نہ شریعت میں جائز ہے، نہ مشائخِ چشت سے ثابت ہے۔“(فتاوی بحر العلوم، جلد05، صفحہ583، شبیر برادرز، لاہور)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم